ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

عربی مرثیوں کا ایک نادر مجموعہ

کتاب من توفی عنہا زوجہا لابن المرزبان المحولی

التعازی اور المراثی کے موضوع پر کتابیں مرتب کرنے والوں میں ابن المرزبان عدیم النظیر امتیاز رکھتے ہیں اور اُن کی کتاب من توفی عنہا زوجہا کو غالباً اس موضوع پر اولین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ابن المرزبان کا پورا نام محمد بن خلف بن المرزبان بن بسام، ابوبکر الآجری تھا[1]۔ چونکہ آپ بغداد کے باب المحول کے نواح میں رہائش رکھتے تھے اس لیے المحولی کے نام سے مشہور ہوئے۔

ابن المرزبان نے محمد بن السری الازدی، احمد بن منصور الرمادی، الزبیر بن بکار، عبداللہ بن ابی سعد الوراق، احمد بن ابی خیثمہ، عیسی بن عبداللہ الطیالسی، ابوبکر بن ابی الدنیا الحارث بن ابی اسامہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ابوبکر بن انباری النحوی، ابوجعفر بن ریۃ الہاشمی، ابوالفضل بن المتوکل اور ابوبکر بن حیویۃ کو ان کی شاگردی کا فخر حاصل ہے[2]۔

آپ تاریخ، شعر، نوادر اور علوم دینیہ کے ماہر کامل ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے[3]۔

---

[1] الفہرست ۱: ۸۶، ۱۴۹، ۱۵۰، النجوم الزاہرۃ ۳: ۲۰۳، الوافی بالوفیات ۳: ۴۴، اللباب ۳: ۱۰۸، تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷، ارشاد العریب ۷: ۱۰۵، الانساب ۱: ۵۱۳۔

[2] تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷۔

[3] خطیب نے ابن المرزبان کا ایک طویل قصیدہ تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷-۲۳۹ درج کیا ہے، یاقوت نے بھی معجم الادباء میں ان کے ۱۸: ۱۷۱ کچھ اشعار درج کیے ہیں۔

اور فارسی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے[1] مروی ہے کہ آپ نے پچاس سے زائد کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا[2] ان کتابوں کے نام ہم تک نہیں پہنچ سکے، آپ کی ذیل کی تصنیفات کے نام ہمیں معلوم ہو سکے ہیں[3]:

۱- الحاوی فی علوم القرآن، ۲- اخبار ابن قیس الرقیات، ۳- السودان وفضلہم علی البیضان ۴- الشعر والشعراء، ۵- الشتاء والصیف، ۶- الحماسۃ، ۷- کتاب المتیمن والشراب والجلساء والنساء والغزل، ۸- ذم الثقلاء، ۹- من غدر وخان، ۱۰- تفضیل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب، ۱۱- المنتخب من کتاب الہدایا، ۱۲- کتاب النوادر الممتعۃ

یاقوت الحموی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دس سے زائد کتابیں اوصاف کے بارے میں تالیف کیں، جن میں سے انھوں نے درج ذیل نام گنوائے ہیں:

۱- وصف الفرس، ۲- وصف السیف، ۳- وصف القلم

ابن المرزبان کی بیشتر کتابیں دستبرد زمانہ کے باعث ضائع ہو چکی ہیں۔ زرکلی کی تصریح کے مطابق "تفضیل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب" زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے[5] اور ذم الثقلاء اور المنتخب من کتاب الہدایا کے مخطوطات موجود ہیں[6] لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ نسخے کہاں ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ابن المرزبان کی کتاب الثقلاء اور کتاب النوادر المصدقۃ خاصی مقبول ہوئیں۔ معجم الادبا میں یاقوت نے ان دونوں کتابوں سے دلچسپ لطائف نقل کیے ہیں[7] ابن المرزبان کی دیگر کتابوں کا تذکرہ متاخرین کے ہاں نہیں ملتا جس سے یہ ظاہر ہوتا

---

[1] مصادر مذکورہ [2] الاعلام، ۶: ۲۸۳

[3] ارشاد الاریب - ۷: ۱۰۵، معجم المؤلفین۔

[4] ارشاد الاریب - ۷: ۱۰۵ [5] الاعلام، ۶: ۳۸۶

[6] مصدر مذکورہ

[7] معجم الادبا، ۸: ۱۶۱، ۱۲: ۲۰۸ - ۲۱۲۔

ہے کہ کتابیں زیادہ مقبول و مشہور نہ ہو سکیں۔

ابن المرزبان کی ایک اور دلچسپ کتاب "کتاب من توفی عنہا زوجہا" بھی ہے جس کا تذکرہ اُس کے تذکرہ نگاروں نے نہیں کیا لیکن یہ کتاب دستبرد زمانہ سے بچ نکلی ہے اور اس وقت ڈبلن کی چیسٹر بیٹی لائبریری میں موجود ہے۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے مترشح ہے اس میں ان چند خواتین کے واقعات مذکور ہیں جن کے شوہر اُن کی زندگی میں وفات پا گئے۔ ان خواتین نے رنج و الم میں اپنے آپ کو جس طرح تسلی دی اور سنبھالا وہ اس کتاب کا موضوع ہے۔ کتاب کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ التعازی المراثی کے موضوع پر غالباً یہ پہلی کتاب ہے۔

یہ کتاب درحقیقت ایک مختصر سا رسالہ ہے جو ۱۱ اوراق پر مشتمل ہے۔ سرورق پر کتاب کا پورا نام یوں درج ہے[1]: کتاب من توفی عنہا زوجہا فاظہرت الهموم و باحت بالمکتوم تالیف الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن خلف بن محمد بن المرزبان رحمہ اللہ - روایۃ ابی عمر محمد بن العباس بن محمد بن زکریا بن حیویۃ عنہ، روایۃ ابی الحسن محمد بن عبد الواحد بن محمد بن جعفر الحریری عنہ، روایۃ ابی الحسن المبارک بن عبد الجبار بن احمد الصیرفی عنہ، روایۃ الشیخ الامام ابی الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی السلامی عنہ، روایۃ الشیخ الزاہد ابی الحسن علی بن ابی عبد اللہ بن ابی الحسن البغدادی اجازۃ و سماعا منہ لکاتبہ احمد بن عبد اللہ بن ابی الغنا ثما لمسلم بن حماد بن میسرۃ الازدی۔

کتاب کے آخر میں کاتب نے تصریح کی ہے کہ یہ کتاب ۱۱ ربیع الثانی ۶۲۴ھ میں دمشق میں لکھی گئی[2]۔ سرورق پر یہ بھی درج ہے[3] کہ یہ کتاب جبل قاسیون[4] دمشق کے مشہور مدرسہ

---

[1] کتاب من توفی عنہا زوجہا (خ)، ۱ الف [2] مصدر مذکورہ ۶۰ ب
[3] ایضاً ۱۰ الف [4] دیکھیے معجم البلدان

دارالحدیث الضیائیہ کیلئے وقف کردی تھی ـــــ اس رسالہ کا متن درج ذیل ہے :

کتاب من توفی عنها زوجها لابن المرزبان المحولی

ربِّ يسِّر

بسم الله الرحمن الرحيم ط اخبرنا الشيخ الصالح الزاهد المسند ابوالحسن علي بن أبي عبد الله ابن الحسن بن المقير البغدادي قراءة عليه وانا اسمع في عشية يوم جمعة حادي عشر شهر ربيع الاول عام اربعين وستمائة بجامع دمشق عمره الله تبارك ذكره ، قيل له اخبركم الشيخ الامام ابو الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علي السلامي اذنا قال حدثنا الشيخ ابو الحسن المبارك بن عبد الجبار بن احمد الصيرفي قراءة عليه ونحن نسمع في المحرم سنة ثلث وتسعين واربع مأئة ، قال حدثنا ابوالحسن محمد بن عبد الواحد بن محمد بن جعفر حدثنا ابو عمر محمد بن العباس بن محمد بن زكريا بن حيويه الخزاز قراءة عليه ، حدثنا ابو عبد الله احمد بن خلف بن المرزبان حدثنا عبد الواحد بن محمد بن احمد بن محمد بن ايوب حدثنا ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحٰق قال انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم من احد راجعا الى المدينة فتلقته حمنة بنت جَحْش فلما لقيت الناس نعوا اليها اخاها عبيد الله بن جحش فاسترجعت واستغفرت له ثم نعي اليها زوجها مصعب بن عمير[1] فصاحت وولولت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان زوج المرأة من المرأة بمكان لما رأى من تثبتها عند اخيها وخالها وصياحها على زوجها۔

حدثنا خالد بن خداش حدثنا هشيم عن سهل بن زكوان - قال قال سمعت

---

[1] مصعب بن عمير بن هاشم بن عبد مناف القرشي من بني عبد الدار (٣ : ٦٢٨)

راجع : طبقات ابن سعد ٣ : ٨٢ ، الاصابة ، ت ٨٠٠٣ ، اسد الغابة ، حلية الاولياء ١ : ١٠٦

قتل عبد الله بن زبير وامرأته ام حسن بنت حسن بن على فسودت ثيابها وامرت جواريها فسودن ثيابهن۔

قال وذكر ابو اليقظان قال نظرت فاطمة بنت الحسن الى جنازة زوجها الحسن بالحسن[1] فغطت وجهها وقالت:۔

وكانوا رجالا ثم امسوا رزية   لقد عظمت تلك الرزايا وجلت (طويل)

حدثنا ابو الحسن الكاتب عن محمد بن سلام الجمحي[2] قال حدثني رجل من قيس ان امرأة منهم مات عنها زوجها فقالت:

بكى شباباً وحُسنا   وصورة وجمالا
وحسن دين وعقل   لقد رأيت كمالا
قد كان الفتى وخلي   اعد فيه خصالا
قد كان والله سمحا   وكان عذبا زلالا
قد كان بعلي كريما   لا يحسن الا دلالا (المجتث)

ثم بكت عليه حتى عصيت

قال: وقالت امرأة من العرب موت الخليلة ايسر من ممات خليل۔

ليت الخليلة بعد الف فارقت   روح الحياة وطيبها لقليل (الكامل)

حدثنا ابوبكر عبد الله بن محمد القرشي، اخبرني العباس بن هشام عن ابيه عن ابي عمر ان العبدى عن محمد بن عبد الله بن عبيد الله بن عمر بن الخطاب قال: خطب نائلة بنت الفَرَافِصَة[3] قوم من قريش بعد عثمان بن عفان رضى الله عنه فدعت بمرأة

[1] الحسن بن الحسن بن على بن ابى طالب اقامته ووفاته فى المدينة ـ تهذيب ابن عساكر ۴: ۱۶۲۔

[2] محمد بن سلام بن عبيد الله الجمحي، امام فى الادب من اهل البصرة، راجع ارشاد العريب ۷: ۱۳، فهرست ابن النديم ۱۱۳، تاريخ بغداد ۵: ۳۲۷۔

[3] نائلة بنت الفرافصة بن الاحوص الكلبيه زوجة امير المومنين عثمان بن عفان كانت خطيبة، شاعرة (انظر نسب قريش ۱۰۵، المحبر ۲۹۴، بلاغات النسا: ۷۵)

فنظرت الی فیها وکانت من احسن الناس ثغراً فاخذت فهراً فدقت بها اسنانها، فسال الدم علی صدرها فبکا جواریها وقلن لها ماذا صنعت بنفسك، فقالت: انی رایت الحزن یبلی کما یبلی الثوب وانی خفت ان یبلی حزنی علی عثمان فیطلع منّی علی ما اطلع علیه عثمٰن وذلك مالا یکون ابداً وهی التی تقول:

ابی الله الا ان تکون غریبةً بیثرب لا تلقین اُمّاً ولا أباً (الطویل)

قال: وذکر الاصمعی[1] انّ امراتین کانتا متواخیتین فهلك زوجهما فحلف احدهما ان لا تزوج بعده فقالت لها الاخری ما حملك علی الیمین قالت لا اجد فی الرجال مثل زوجی، انهٗ کان یعطینی سؤلی ویصدق قیلی ویکرم نزیلی، قالت الاخری کان زوجی خیراً من زوجك کان عزیز الجار عظیم النار، صلت الجبین، اشم العرنین، سمح الیمین، یعطی المئین بعد المئین، قالت الاخری: زوجی ملیح الانف ویهزم الصّف، ان تدرکه عفّ وان کانّ مغنماً عفّ وان سُئل بذل عاش حمیداً ومات فقیداً، قالت الاخریٰ: کان زوجی رحب الفنا، عظیم القنا، ان استقبلته هبته وان ذکرلی یك خفته، قالت الاخریٰ: کان زوجی یباری الشمال ویعانق الابطال ویملو رقه ویعطی الرمح حقه، یروی سنانه ماءه ویحمی حماه، ان لقی قرناً هدّه وان خلف معطلا رده، فلذلك لا اتزوج بعده۔

وذکر بعض اهل العلم انّ خولة بنت منظور کانت تحب الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه فلما مات الحسن جزعت علیه جزعاً شدیداً فقال ابوها

---

[1] عبد الملك بن قریب بن علی بن اصمع الباهلی، ابوسعید الاصمعی، راویة العرب واحد ائمة العلم باللغة والشعر (راجع: السیرافی ۵۸، جمهرة الانساب ۲۳۴، ابن خلکان ۱: ۲۸۸، تاریخ بغداد: ۱۰: ۴۱۰)

یغریہا :

نبئت خولة امس قد جزعت — من ان تنوب نوائب الدھر

لا تجزعی یا خول و اصطبری — ان الکرام بنوا علی الصبر (الکامل)

حدثنا عبد الله بن عبد الصمد مولی قریشی - قال حدثنا العباس بن ہشام بن محمد عن ابیه عن ابی محمد الکوفی عن عبد الملک بن عمیر قال نظرت الی امرأة فی جنازة المغیرة بن شعبة[1] تنوء ادماء و ھی تقول :

الخلق تحمله الفقر — قرم کریما لسقص

ابکی و اندب صاحبا — لاعین منه ولا اثر

قد کنت اخشی بعده — بان اسی ولا ابر

اوان اسام بخطتی — خشفی فاخذ ام اخره[2]

لله درك قد عبنت — وکنت با فعة البشر

حلما اذا طاش الحلوم — وتارة افعی ذکره

نقلت من ھذہ قالوا ام کسیر بنت قطن بن عبد الله المازنی امرأته قال وانشدونا لعاتکة بنت زید بن عمرو بن نفیل[3] ترثی زوجها عبد الله بن ابی بکر :

والیت لا ینفك عینی سخینة — علیك ولا ینفك جلدی اغبر

فلله عینا من رأی مثله فتی — اعف واکفی فی الامور واصبر

---

[1] المغیرة بن شعبة بن ابی عامر بن مسعود الثقفی ، احد دھاة العرب (راجع الاصابة ت ۸۱۸۱ ، اسد الغابة ۴ : ۴۵۶ ، المرزبانی ۳۶۸ ، المحبر ۱۸۴)

[2] فی الھامش اذر -

[3] زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی القرشی ، نصیر المرأة فی الجاھلیة واحد الحکماء کان یکرہ عبادة الاوثان - الاغانی ۳ : ۱۵ ، طبقات ابن سعد ، خزانة الادب ۳ : ۹۹

اذا اشرعت فیه الاسنة خاضها الی الموت حتی یترک الدمع احمرا

قال: وقالت نعم امراة شماش بن عثمان ترثی زوجها فقالت:

یاعین جودی بدمع غیر الناس علی کریم من الفتیان لباس
صعب البدیهة میمون نقیبته حمّال الویة رکاب افراس
اقول لما اتی الناعی بمصرعه اودی الجواد واودی المطعم الکاس
وقلت لما خلت منه مجالسه لایبعد الله منا قرب شماس (البسیط)

وحدثنی بعض اهل الادب قال: رثت صفیة السعدیة زوجها محمد بن عبد الله بن معمر وکان هرب الی دمشق وکانت وفاته بحضرة عبدالملک بن مروان فقالت:

الا ذهب الجود والنائل ومن کان یعتمد السائل
ومن کان یطعم من سیبه غنی العشیرة والعائل
فمن قال خیرا واثنی به علیک فقد صدق القائل (المتقارب)

اخبرنا الوضاحی حدثنی محمد بن الحسین قال، اخبرنی ابی قال توفی زوج سُعدی الکلبیة وکان ابن عمها وکان یقال له وَهب، فقالت فیه:

الا یالیتنی سُلِبت وَهبا وهل یغنی من الحدثان لیت
وجد دبیته وَهْبٌ دامسی لوهب من جدید الارض بیت
فلیت الصبح لیلا بعد وهب نطاوله ولیت الحیّ مَیِتُ (الوافر)

قال وقالت ام الهیثم الکلابیة ترثی زوجها وهو عازب بن عقبة البحری:

الا قل لقیس بیحشو فی بیوتهم ما آتم تنعی مطلع الشمس عازبا
فتی عاش فی الدنیا حمیدا ولم یدع سواه فتی الا بخیلا محاسبا (الطویل)

اخبرنی ابن ابی سعد قال حدثنی محمد بن عبد الله بن طهمان قال حدثنی ابو عیسی، اعرابی من بنی عمرو بن کلاب قال کانت ام شبیب بنت قیس بن الهیثم السلمیة زوجة حارثة بن بدر الغدانی فمات عنها فتزوجها بشر بن

شفاف بعده فقالت تذكر الاول[1]:

بدلت بشرا بلاء او معاقبة — من فارس كان قدما غير جوار
فليتني قبل بشر كان صادفني — داع الى الله او داع الى النار

اخبرني ابو محمد التميمي عن رجل من قريش عن صدقة بن عبيد الله - قال مات[2] حنظلة الاسيدي فجزعت عليه امرأته فلمنها جاراتها وقلن لها ان هذا يحبط اجرك فقالت متمثلة[3]:

يعجب المرء لمحزونة — تبكي على ذي شيبة شاحب
ان تسئليني اليوم ما شفني — اخبرك اني لست بالكاذب
ان سواد العين أودى به — حزني على حنظلة الكاتب

وكان حنظلة يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اخبرنا ابن ابي خيثمة عن مصعب بن عبد الله الزبيري قال تزوج مالك بن عمرو الغساني بابنة عمه الشمر بن بشير فشغف كل واحد منهما بصاحبه وكان مالك شجاعا فشرطت عليه اذا لقي ان لا يقاتل شفقا عليه وانه غزا حيا من لخم فاشتد القتال فاصابته جراح فقال وهو مثقل من الجراح:

الا ليت شعري عن غزال تركته — اذا ما اتاه مصرعي كيف تصنع
فلو انني كنت المؤخر بعده — لما برحت نفسي عليه تقطع (الطويل)

وانه مكث يوما وليلة ثم مات من جراحته، فلما وصل خبره الى زوجته

---

[1] قيس بن الهيثم بن قيس بن الصلت بن حبيب السلمي من اعيان البصرة في صدر الاسلام توفي في البصرة. الكامل لابن الاثير ٤: ٢٥٢، جمهرة الانساب ٢٥٠.

[2] حنظلة بن ربيع بن صيفي، التميمي صحابي يقال له حنظلة الكاتب لانه كان من كتاب النبي. الاصابه (١: ٣٥٩)

[3] انظر الاصابة ١: ٣٥٩.

بکت سنة ثم اعتقل لسانها فامتنعت من الکلام وکثر خطائها فقال عمومتها و ولاة امرها نزوجها لعل لسانها ینطلق و یذهب حزنها، فانها من النساء فزوجها بعض ابناء الملوك فساق الیها الف بعیر فلما کانت اللیلة التی اهیبت فیها قامت علی باب القبة ثم قالت:

تقول رجال زوّجوها لعلها | تقرّ و ترضی بعده بخلیل
فاخفیت فی النفس التی لیس بعدها | رجاء لهم والصدق افضل قیل (الطویل)
ابعد ابن عمی فارس القوم مالك | ازف الی .. .. -
وحدثنی اصحابه ان مالکا | اقام منادی صحبه برحیل
وحدثنی اصحابه ان مالکا | ضروب بنصل السیف غیر مکول
وحدثنی اصحابه ان مالکا | جواد بما فی الرحل غیر بخیل
وحدثنی اصحابه ان مالکا | خفیف علی الحدثات غیر ثقیل
وحدثنی اصحابه ان مالکا | صروم بماضی الشفرتین صیقل

فلما فرغت من الشعر شهقت فماتت۔

آخره ولله الحمد والمنة، کتبه بعد سماعه لنفسه مستعجلاً احمد بن عبد الله ابن ابی الغنائم المسلم بن حماد بن میسرة الازدی غفر الله له ولابویه و لمن استغفر لهم اجمعین، وذلك فی لیلة تسفر صباحها عن الثانی عشر من شهر ربیع الاول عام اربع وثلاثین وستمائة بمنزلی بمدینة دمشق۔

مندرجہ بالا روایات و اشعار کا مفہوم بالاختصار بحذف سلسلہ اسناد درج ذیل ہے:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ان کی ملاقات حمنہ بنت جحش سے ہوئی ۔ لوگوں نے جب حمنہ کو دیکھا تو انھیں بتایا کہ اُن کا بھائی عبید اللہ بن جحش شہید ہوگیا ہے ۔ انھوں نے یہ سن کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ پھر لوگوں نے ان کو ان کے شوہر کی شہادت کی خبر دی۔

یہ سُن کر انھوں نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر رسول کریم نے فرمایا: "عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ سب سے زیادہ لگاؤ ہوتا ہے۔ حمنہ کو جب بھائی کی شہادت کی خبر دی گئی تو ثابت قدم رہی لیکن شوہر کی شہادت کا سن کر بین کرنے لگی۔

جب حضرت عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو اُن کی بیوی ام حسن بن علی نے اظہارِ غم کے لیے سیاہ لباس پہنا اور انھوں نے اپنی لونڈیوں کو بھی سیاہ لباس پہننے کا حکم دیا۔

فاطمہ بنت الحسن نے اپنے شوہر الحسن بن الحسن بن علی کے جنازے کو دیکھ کر اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور یہ شعر پڑھا:

"وہ مردِ میدان تھے پھر مصائب کا ہدف بن گئے، جو مصیبتیں ہم پر نازل ہوئیں واقعی بہت بڑی مصیبتیں تھیں۔"

بنو قیس کی ایک خاتون کا شوہر فوت ہوگیا تو اس نے ان اشعار میں اپنے جذباتِ رنج والم کا اظہار کیا:

"میں آج شباب، حُسن اور جمال کا نوحہ کر رہی ہوں، میں نے اپنے شوہر میں تفقہ فی الدین، دانشمندی اور کمال کو مجتمع پایا تھا،

میرے شوہر میں عظمت کی تمام خصلتیں پائی جاتی تھیں،

بخدا میرا شوہر بہت محبت کرنے والا اور بڑا شیریں گفتار تھا،

میرا شوہر بڑا سخی تھا اور حُسن وجمال اور ناز و اعزاز کا پیکر تھا۔"

یہ خاتون یہ اشعار پڑھنے کے بعد اتنا روئی کہ اس کی بصارت جاتی رہی۔

ایک عرب عورت کا قول ہے کہ محبوب کی نسبت محبوبہ کی موت آسان ہے۔ یہ شعر بھی اس کی طرف منسوب ہے:

"کاش محبوبہ اپنے محبوب سے جدا ہونے کے بعد زیادہ عرصہ زندہ رہے۔"

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد قریش میں سے بہت سے لوگوں نے ان کی بیوی نائلہ بنت الفرافصہ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ نائلہ نے جو اپنے دانتوں کی خوبصورتی کی بنا پر عرب بھر میں ممتاز تھیں، یہ سن کر ہاون دستے سے اپنے دانت توڑ ڈالے۔ جب اُن کا خون سینے پر بہنے لگا تو ان کی لونڈیاں

رونے لگیں اور انھوں نے نائلہ سے اس اقدام کا سبب پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا! "غم مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ اسی طرح بوسیدہ ہوتا چلا جاتا ہے جس طرح کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ کہیں حضرت عثمان پر میرا غم بوسیدہ نہ ہو جائے اور میں کسی کے پیغام کو قبول کر لوں۔"

ابو سعید الاصمعی نے بیان کیا ہے کہ دو عورتیں آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں۔ قضائے الٰہی سے ان دونوں کے شوہر فوت ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے قسم کھائی کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گی۔ دوسری عورت نے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ہے، تو اس نے جواب دیا کہ مجھے سارے مردوں میں اپنے شوہر کا سا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ میں جو کچھ مانگتی تھی وہ مجھے دے دیا کرتا تھا، وہ میری ہر بات کی تصدیق کرتا تھا۔ اگر کوئی مہمان میرے ہاں آتا تو اس کی عزت کرتا تھا۔ دوسری عورت یہ سن کر بولی۔ "میرا شوہر تمھارے شوہر سے بہتر تھا۔ اس کے پڑوسی با وقار لوگ تھے، اس کے ہاں بہت مہمان آتے تھے، اس کی پیشانی چوڑی تھی اور ناک بلند تھی۔ وہ بڑا سخی تھا اور سینکڑوں خرچ کر ڈالتا تھا۔"

یہ سن کر پہلی عورت بولی! "میرا شوہر بڑا بہادر تھا۔ اگر فتح پاتا تو مدِ مقابل کے ساتھ اچھا سلوک کرتا۔ اگر اسے غنیمت کا مال ملتا تو لالچ کا اظہار نہ کرتا، اگر اس سے سوال کیا جاتا تو اسے پورا کرتا، جب تک زندہ رہا وہ قابلِ تعریف کام کرتا رہا۔"

یہ دونوں عورتیں اسی طرح اپنے اپنے شوہروں کی تعریف میں رطب اللسان رہیں۔

بعض اہلِ علم نے بیان کیا ہے کہ خولہ بنت منظور حضرت حسن بن علی بن ابی طالب سے محبت کرتی تھی۔ جب حضرت حسن فوت ہوئے تو خولہ نے شدید رنج والم کا اظہار کیا۔ خولہ کے والد نے اس کو تسلّی دینے کے لیے یہ شعر کہے:

"مجھے بتایا گیا ہے کہ خولہ نے گردشِ زمانہ کے باعث شدید رنج والم کا اظہار کیا ہے۔

اے خولہ مت رو، بے شک کریم النفس انسان صابر ہوتا ہے۔"

مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر کے جنازے میں شریک ایک خاتون یہ شعر پڑھ رہی تھی:

"میرے محبوب کو معزز لوگ اٹھائے لیے جا رہے ہیں،

میں ایک ایسے شخص پر آنسو بہا رہی ہوں جس کا کوئی مثیل موجود نہیں،

مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کے بعد میرے ساتھ بدسلوکی نہ کی جائے۔"

راوی نے کسی سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے تو اسے بتایا گیا کہ یہ ام کسیر بنت قطن بن عبداللہ ہے جو مغیرہ بن شعبہ کی بیوی ہے۔

عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے اپنے شوہر عبداللہ بن ابی بکر کے مرثیے میں یہ شعر کہے:

"میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ آنسو بہاتی رہے گی اور میری جلد ہمیشہ غبار آلود رہے گی۔

میرے شوہر کا سا پاکباز آدمی کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا،

جب نیزے لہرائے جاتے تھے تو وہ ان میں گھس جاتا تھا۔ حتیٰ کہ نیزے سرخ ہو جاتے۔"

نعم نے جو شماس بن عثمان کی بیوی تھی اپنے شوہر کے مرثیے میں یہ شعر کہے:

"اے میری آنکھ اتنے آنسو بہا کہ جنھیں کبھی کوئی نہ بھلا سکے، ایک بہادر اور دلیر نوجوان کی وفات پر۔

وہ بہادر اور بابرکت تھا، وہ علم اٹھانے والا اور گھوڑوں پر سواری کرنے والا تھا،

جب مجھے اس کی وفات کی خبر آئی تو میں نے کہا کہ آج سخاوت فنا ہو گئی اور لوگوں کو کھلانے والا اور لباس پہنانے والا چل بسا۔"

صفیہ السعدیہ نے اپنے شوہر محمد بن عبداللہ بن معمر کے مرثیے میں یہ شعر کہے:

"خبردار! سخاوت اور بخشش فنا ہو گئی، سائلوں کا ملجا و ماویٰ چل بسا،

وہ شخص جس کے دسترخوان سے قبیلے کے امیر و غریب یکساں فیض یاب ہوتے تھے فوت ہو گیا،

جس کسی نے بھی تمہاری تعریف میں کچھ کہا، سچ کہا۔"

سعدیٰ الکلبیہ کا شوہر فوت ہوا تو اس نے اس کے بارے میں یہ شعر کہے:

"ہائے افسوس! وہب فوت ہو گیا، رونا پیٹنا حادثوں سے بچا نہیں سکتا،

وہب کا نیا گھر تعمیر کر لیا گیا ہے اور اس نے اپنے پرانے گھر کو خیرباد کہہ دیا ہے،

کاش! وہب کی وفات کے بعد صبح رات میں تبدیل ہو جاتی اور تمام زندہ لوگ

مر جاتے "۔

ام ہیثم الکلابیہ نے اپنے شوہر عازب بن عفیفۃ البصری کے مرثیے میں یہ شعر کہے :
"خبردار ! بنو قیس سے کہو کہ وہ اپنے گھروں میں ماتم کی مجالس قائم کریں جو مطلع شمس تک عازب کو تلاش کریں ،

وہ ایسا نوجوان تھا جو دنیا میں قابلِ تعریف زندگی بسر کرتا رہا اور جس نے اپنے علاوہ تمام نوجوانوں کو بخیل سمجھا "۔

ام شبیب بنت قیس بن الہیثم السلمیہ نے اپنے شوہر حارثہ بن بدر کی وفات کے بعد بشر بن شغاف سے شادی کر لی تھی ۔ اس نے اپنے پہلے شوہر کی یاد میں یہ شعر کہے :
"مجھے آزمانے کے لیے اور سزا دینے کے لیے ایک بہادر شہسوار کے عوض مجھے بشر دے دیا گیا ،

کاش کہ بشر سے شادی کرنے سے پیشتر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آجاتا "۔

جب حنظلۃ الاسیدی جو رسول کریمؐ کے کاتب تھے، فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے رونا پیٹنا شروع کیا ۔ یہ دیکھ کر اس کی پڑوسنوں نے اسے ملامت کی اور کہا کہ اس طرح تمھارا اجر کم ہو جائے گا ۔ یہ سن کر اس نے یہ شعر پڑھے :
" لوگ اس غم زدہ عورت پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں جو ایک متغیر اللون شیخ پر رو رہی ہے ،

اگر تم مجھے آج پوچھو کہ مجھے کیا تکلیف ہے تو میں تمھیں اپنے غم کی حقیقت بیان کروں گی ،

بے شک میری آنکھوں کے نور کو حنظلۃ الکاتب پر رنج و الم نے چھین لیا ہے "۔

مالک بن عمرو الغسانی ایک لڑائی میں شدید زخمی ہوا اور اس نے اس حالت میں یہ شعر کہے :

" کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ جب میری عزالہ (بیوی) کو میری موت کی خبر ملے گی

تو وہ کیا کرے گی ،

اگر میں اپنی موت کو ٹال سکوں تو آج میری جان یوں سسک سسک کر نہ نکلے۔"

جب مالک کی وفات کی خبر اس کی بیوی تک پہنچی تو شدید رنج والم کے باعث اس کی زبان بند ہوگئی ۔ اس کے رشتہ داروں نے سوچا کہ اگر اس کی دوسری شادی کر دی جائے تو شاید اس کے غم کا علاج ہو جائے ۔ چنانچہ اس کی شادی کسی شہزادے کے ساتھ طے کی گئی ۔ اس موقع پر اس نے یہ شعر کہے :

"لوگ کہتے ہیں کہ اس کی شادی دوبارہ کر دو ، شاید وہ دوسرے شوہر کو پسند کرنے لگے ،

میں نے اپنے دل میں ایسی بات چھپا رکھی ہے جس کا ان کو کوئی اندازہ نہیں ،

کیا میرے چچا زاد کے بعد جو اپنی قوم کا شاہسوار تھا میری دوسری شادی کر دی جائے گی ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ جب اس کے ساتھی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے تو وہ میدان میں ڈٹا رہا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ وہ بڑا زبردست نیزہ باز تھا اور اس کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ مالک بڑا سخی تھا اور اپنا زادِ راہ لٹا دیتا تھا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ مالک بڑی دلچسپ گفتگو کیا کرتا تھا اور اس کے دوست اس کی مصاحبت سے اکتاتے نہیں تھے ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ وہ بڑا زبردست شمشیر زن تھا اور اس کی تلوار کے دونوں پہلو بہت تیز اور چمکدار تھے ۔"

جب اس عورت نے یہ اشعار ختم کیے تو ایک ہچکی لی اور اس کے فوراً بعد اس کی جان نکل گئی ۔